رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

إنّ الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء — عسىٰ أن يبعثك ربك مقاما محمودا

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل

روزنامہ — قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | ۱۴ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۴ اگست ۱۹۳۵ء | نمبر ۳۸

مسلمانوں سے غداری کا صلہ حکومت سے وصول کرنے کی کوشش

حکومت کے اشاروں پر چلنے والے۔ اور مسلمانوں کے مفاد اور اسلام کے وقار کے خلاف اس حکومت کے منشاء کو مقدم رکھنے والے احراری جیسے تھوڑا ہی عرصہ پہلے شیطانی حکومت قرار دیتے۔ اور جس کے قوانین کی خلاف ورزی ضروری سمجھتے تھے۔ جب طرح طرح کے حیلے حوالے کر کے حتیٰ کہ یہ کہہ کر مسلمانوں کو مطمئن کرنے میں ناکام و نامراد رہے۔ کہ جب جنگ عظیم میں ہزاروں نہیں لاکھوں مساجد غیر اسلامی حکومتوں کے قبضے میں چلی گئیں۔ تو ایک مسجد جو سکھوں کے قبضہ میں تھی۔ اسے گرا دینے سے کونسا اندھیر آگیا۔ کہ مسلمان اس قدر مشتعل ہو رہے ہیں۔ اور یہاں تک کہہ گزرے کہ مسلمانوں نے شہید گنج کی مسجد کے متعلق جدوجہد کر کے اپنے آپ کو خواہ مخواہ مصیبت میں مبتلا کر لیا ہے۔ وہ جس قدر اس کے لئے کوشش کریں گے اسی قدر گہرے پانی میں گرتے جائیں گے۔

جب اس طرح احراری مسلمانوں کو نہ تو مرعوب کر سکے۔ اور نہ اپنی بریت میں کامیاب ہو سکے۔ تو انہوں نے ایک اور ڈھنگ اختیار کیا۔ اور وہ یہ کہ مسلمانوں سے کہنے لگ گئے۔ افسوس اور رنج کی بات ہی کیا ہے۔ سکھوں نے حکومت کی سنگینوں کے سایہ میں مسجد کو گرا کر کیا کر لیا۔ کہ تم صف ماتم بچھا کر بیٹھ گئے۔ اور احراریوں کو کوسنے لگ گئے ہو۔ فتح اور کامیابی تو تمہارے نام لکھی گئی ہے۔ جن کی عبادت گاہ گرائی گئی ہے۔ پس تمہارے لئے یہ رونے کا مقام نہیں۔ بلکہ خوش ہونے کا موقعہ ہے۔ اٹھو۔ اور خوشیاں مناؤ۔ ورنہ تم غلط کار قوم کہلاؤ گے۔ اور تمہارے اس واویلا سے متاثر ہونے والا ہر لیڈر بے وقوف جنرل سمجھا جائے گا۔

خوشی و مسرت کا یہ فلسفہ اور کامیابی و فتح مندی کی یہ تعریف جس انداز خاص میں احراریوں کے دل و دماغ چودھری افضل حق صاحب نے "مجاہد" کے صفحات میں بیان فرمائی ہے۔ وہ انہی کے الفاظ میں یوں ہے۔

"اس سے غلط کار قوم اور کون ہو سکتی ہے۔ جو عظیم الشان فتح کے وقت صف ماتم بچھا کر بیٹھ جائے۔ اس سے بے وقوف جنرل کون ہے۔ جو ان ماتم کرنے والوں کے واویلا سے متاثر ہو جائے۔ اور اپنی فتوحات کو قبول کر اپنے اوپر شکست کی کیفیت طاری کرے۔ اور رونے والوں کے ساتھ خود رونے بیٹھ جائے۔ تم کیوں روتے ہو۔ اس لئے کہ کہیں ہمسایہ قوم تمہیں بزدل نہ کہے۔ اگر یہ ہے تو سر اٹھاؤ طعنہ دینے والے کو دنیا کی تاریخ کے خونیں باب کی طرف اشارہ کر دو۔ اور خود خاموش ہو جاؤ۔"

یہ ہے فتح منانے کا وہ طریق جو احراری اس وقت پیش کر رہے ہیں۔ جبکہ مسجد شہید گنج کے حادثہ نے مسلمانوں کو وقف غم و الم کر رکھا ہے۔ چونکہ اب احراریوں کو امید نہیں کہ مسلمان اپنے پیٹ پر پتھر رکھ کر اپنے گاڑھے پسینہ کی کمائی ان کو عیش و عشرت منانے اور جائدادیں خریدنے کے لئے دے سکیں گے۔ اس لئے وہ چاہتے ہیں۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ اور جتنی جلدی ممکن ہو مسلمانوں کے دلوں سے اس حادثہ کے اثرات محو کر دیں۔ اور ان کی بجائے جھوٹی کامیابی اور جھوٹی فتح کا تصور ان کے دماغ میں گھسیڑ کر از سر نو انہیں لوٹنے کے قابل بنا لیا جائے۔

اس غرض کے لئے عجیب عجیب پاپڑ بیلے جا رہے ہیں۔ مثلاً وہ مسلمان جنہوں نے مظاہرہ شہید گنج میں جانیں دیں۔ یا جو زخمی ہوئے ان کے متعلق پہلے تو احرار نے نہ صرف کوئی کلمہ خیر کہنے کی ضرورت نہ محسوس کی۔ بلکہ انہیں حرام موت مرنے والے اور غلط کار قرار دیا۔ مگر اب ان کے متعلق ارشاد ہوتا ہے "تم نے دہلی دروازہ کے باہر جس بے جگری سے گولیوں کے سامنے اپنی جانوں کو پیش کیا۔ جاؤ گولیاں مارنے والوں سے خدا لگتی پوچھو۔ کہ کہیں تم نے ایسے جانباز دیکھے۔ جو ہاتھ خالی اور سینے تانے غیر متزلزل عزم کے ساتھ کھڑے ہوں۔ موت سامنے ہو۔ پاؤں میں لغزش نہ چہرے پر پریشانی نہ ہو"۔ یہ تعریف تو کر دی۔ مگر ساتھ ہی خیال آیا۔ کہ حکام جنہوں نے ان مسلمانوں پر گولیاں چلائیں وہ ناراض نہ ہو جائیں۔ اس لئے جھٹ یہ جھوٹ گھڑ لیا۔ کہ "مجلس احرار نے جب دیکھا۔ کہ گورنر کی گفت و شنید بھی ناکام رہی۔ تو قوم کو بے سود مہم میں مزید قربانیوں سے روک دیا۔ اس طرح ہزاروں انسانوں کو موت اور مصیبت سے بچا لیا"۔ اس طرح ایک طرف تو اپنے متعلق یہ ظاہر کیا۔ کہ مسلمانوں نے جو کچھ کیا۔ ایک کم کیا۔ حالانکہ جب احراریوں کے اڈا کے سامنے لاہور میں مسلمانوں پر گولیاں برس رہی جا رہی تھیں۔ تو ان میں سے کسی کو اتنی بھی جرأت نہ تھی کہ دریچہ سے جھانک کر دیکھ ہی لیتا) اور دوسری طرف یہ ظاہر کیا گیا۔ کہ مسجد شہید گنج کے متعلق مظاہرہ کرنے والوں نے اپنا مورچہ محض مجلس احرار کے کہنے پر اٹھا لیا۔ اور اس طرح حکومت کو ایک بہت بڑی مصیبت سے رہائی حاصل ہوئی۔ ورنہ ممکن نہ تھا۔ کہ مسلمانوں کا اجتماع منتشر ہو سکتا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ نہ تو احراریوں نے مسلمانوں کے مظاہرہ میں کسی رنگ سے حصہ لیا۔ اور نہ مسلمان ان کے کہنے سے گھروں کو گئے۔ مسلمان جس وقت گولیوں کے سامنے کھڑے تھے اس وقت تو احراری یہ کہہ کر حکام کو ہر ممکن منت سماجت کی کوشش کرتے رہے۔ کہ دیکھئے سرکار ہم اس شورش میں قطعاً شریک نہیں ہوئے۔ اور نہ ہمارا ان شوریدہ سر لوگوں کے ساتھ کسی قسم کا تعلق ہے۔ ہم ان سے کلی طور پر بیزار ہیں اور ان کی پورے زور کے ساتھ مذمت کر رہے ہیں۔ لیکن جب مسلمانوں نے احراریوں کی غداری کی وجہ سے اجتماع منتشر کر دیا۔ تو احراری اپنی غداری کو اپنی بہت بڑی خدمت قرار دے کر یہ کہہ رہے ہیں۔ مسلمانوں کو آگے بڑھنے سے روکنے

احراری غنڈے کے حملہ کے خلاف شیموگہ ریاست میسور سے آواز

ایک معزز مسلمان کا مکتوب

شیموگہ علاقہ میسور سے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی خدمت میں وہاں کے ایک معزز مسلمان نے حسب ذیل مکتوب ارسال کیا ہے۔

بخدمت فیض درجت انتساب جناب صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ المنان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الفضل کی ایک اشاعت میں جناب پر کسی بد نہاد کا اقدام رذالت (اقدام قتل کے نئے تو اس بدکردار کا حوصلہ ہی کیا ہے۔ فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین) ۸ جولائی ۱۹۳۵ء کو کرنا درج تھا۔ جسے دیکھ کر بلحاظ شرافت وانسانی ہمدردی جو خالق نے ہر انسانی طبیعت میں ودیعت کر دی ہے۔ مجھ جیسے شخص کا جو اپنے پہلو میں شریف دل اور رگوں میں شریف خون رکھتا ہے۔ اس اقدام پر جماعت کے معزز وجود سے اظہار ہمدردی نہ کرنا اخلاقی شرافت کا معیار نہ ہوگا۔ لہذا میری طرف سے اس حادثہ پر دلی ہمدردی قبول فرمایئے۔ حملہ آور پر کوئی افسوس نہ ہونا مگر بجا اس کے نام اور اس کی گندی فطرت کا اقتضاء ہے کیونکہ ؏ "کم اصل سے امید شرافت بیکار" وہ شخص حنیفا نہیں بلکہ جیفا ہے۔ جو اس کی ناپاک طینت وسرشت کا پہلو لئے ہوئے ہے۔ اب خواہ جیفا ہو۔ یا اس کو اس بد اخلاقی پر آمادہ کرنے والے۔ سب اسی ضمن میں آجائیں گے۔

گو مجھے آپ کے عقائد سے اتفاق نہ ہو۔ اور آپ کے نزدیک میرا غیر احمدی ہونا یقیناً صحیح مگر اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ کسی شریف کے مصائب پر ہم عقائد کو دیوار بنائیں۔ اور ہتک عزت پیدا کرنے والوں پر نہ صرف خوش ہوں۔ بلکہ کمینہ خصلت لوگوں کو اباحت پر آمادہ کریں۔ میرے نزدیک یہ فعل نہ صرف انسانی اخلاق کے منافی ہوگا۔ بلکہ اس کو آدمیت سے دور کا بھی علاقہ نہیں۔

خاتمہ پر میں اپنے دل کی اس رنج آمیز کیفیت کو چھپا نہیں سکتا۔ جو ایسے حالات پر رونما ہوتی ہے۔ اگرچہ دنیوی حرص وآز کے نظارے کیسے ہی فرحت اطمینان دلانے والے ہوں پر دل کی لگی بجھ نہیں سکتی۔ کہ ہائے مسلمان اب بھی نہیں جاگتے۔ معلوم نہیں غفلت کا پردہ کب ان کی آنکھوں سے اٹھیگا۔ اسلام کا یہ حال کہ جب ہندوستانی مسلمانوں کی حالت دیکھی جاتی ہے۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اب ڈوبا کہ اب ڈوبا۔ دنیوی معاشرت کا یہ حال کہ گویا مسلمانوں کی دولت کو گھن لگ گیا۔ قومی حالت یہ رہ گئی۔ کہ نام کو بھی ڈھونڈو تو اتفاق ہمدردی اور حمیت نہیں۔ بعض خدا کے وہ نیک بندے جو اسلام اور مسلمانوں کی ردی حالت کا اندازہ کر کے اصلاح کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور مالی مشکلات کے باوجود اس کام کو جہاں تک ہو سکتا ہے نباہتے جا رہے ہیں۔ اس نازک دور میں کسی جماعت یا فرد کا ان کی قابل تعریف جدوجہد سے متاثر ہونیکے عوض ان کی تخریب کے منصوبے باندھنا کس قدر مذموم فعل ہے۔ کاش یہ لوگ غیر اقوام پر نظر کریں۔ تو پھر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں مگر ؎

یاں دل میں خیال اور وہاں مدنظر اور
ہے حال طبیعت کا ادھر اور ادھر اور

عالی جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی خدمت میں بھی بعد سلام علیک کے میری طرف سے ہمدردانہ جذبات کا اظہار فرما دیجئے۔

انیس الشرفاء العبد العاصی۔ سیٹھ عبد الرحمٰن غفرلہ

اشارات

کشت ظلم ناروا بوتا ہے کیا
چشم بینا بند کر لی کس لئے؟
غفلتوں کی نیند سے بیدار ہو۔
ایبٹ آباد و پشاور چل پکے۔

کوئٹہ کو دیکھ کر روتا ہے کیا
ابتدائے قہر ہے۔ سوتا ہے کیا
وقت توبہ کو عبث کھوتا ہے کیا
"آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا"

راجہ محمد اسلم بی اے از کولمبو

زلزلہ کوئٹہ اور جماعت احمدیہ کا فرض

اخبار بین اصحاب اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ کوئٹہ کے ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء کے زلزلہ کے بعد متواتر زلزلہ کے جھٹکے محسوس ہو رہے ہیں۔ جو اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ واقعی زلزلہ کوئٹہ اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ جو صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کی ذمہ واری بہت بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ وہ ارحم الراحمین کے خاص بندوں کی جماعت ہونے کا دعویٰ رکھتی ہے پس احمدی تمام ان لوگوں کی ہمدردی کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ جن کو عرفان احمدیت سے ابھی حصہ نہیں ملا۔ اور اس شیریں چشمہ سے انہوں نے آب حیات نہیں پیا۔ تا خدا کے غضب سے محفوظ رہیں۔ اس کام کے لئے آسان ترین طریق یہ ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تحریر فرمودہ ٹریکٹ "زلزلہ کوئٹہ بانی سلسلہ احمدیہ کی سچائی کا نشان ہے" کثرت سے شائع کریں۔ اور اپنے عزیز و اقارب کو بھیجیں۔ یا کم از کم دفتر ہذا کو ان کے پتوں سے اطلاع دیں۔ تا کہ ارسال کیا جائے۔

مستطیع اصحاب سے ۸ روپیہ فی سینکڑہ کے حساب سے قیمت وصول کی جائے گی۔ اور جو اس کی طاقت نہ رکھیں۔ ان سے نصف قیمت حتیٰ کہ غریب اصحاب سے محض خرچ ڈاک۔ اور بالکل نادار اصحاب کو ٹریکٹ مفت ارسال کئے جاتے ہیں۔ لہذا دوستوں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ بہت

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۰ اگست سے ۱۲ اگست ۱۹۳۵ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب نے بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	نمبر	نام
	دستی بیعت	۳	عبد الکریم صاحب ضلع منٹگمری
۱	محمد اشرف صاحب ضلع لاہور	۴	عبد العزیز صاحب "
	تحریری بیعت	۵	لطیف احمد صاحب "
۲	نواب الدین صاحب ضلع منٹگمری	۶	قائم علی صاحب "

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بر وقت آمد

از مسٹر مبارک احمد صاحب فیولنگ انگریز نو مسلم مقیم لنڈن

ذیل کا مضمون معاصر سن رائز سے ترجمہ کر کے پیش کیا جاتا ہے۔

بے چینی اور اضطراب کی رو جو اس وقت دنیا میں پھیل رہی ہے۔ اور جس میں مرور زمانہ سے اور بھی اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس موعود زمانہ کی ضرورت ثابت کرتی ہے جس میں حق اور باطل کے درمیان آخری اور فیصلہ کن جنگ ہونا مقدر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کی آمد زمانہ حاضرہ کے تمدن اور مادہ پرستی کی نشو ونما کے عین درمیان ہوئی ہے مادیت کی اس رو نے دنیا کو ظلمت اور گمراہی کے گڑھے میں گرا دیا تھا۔ لوگوں نے روحانیت کو بالکل خیرباد کہہ دیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں ۱۹۱۴ء کے حادثہ عظیم کی جس نے تمام دنیا کی بنیادوں کو ہلا دیا۔ قبل از وقت خبر دے کر روحانیت کا عظیم الشان ثبوت پیش کیا وہاں دنیا کے سامنے اخلاقی اور معاشرتی روابط و تعلقات کے متعلق ایسا لائحہ عمل بھی رکھا جس پر عمل کرنے سے امن و امانِ عالم قائم ہو سکتا ہے۔ اس وقت ہر ایک ملک اسلامی اصول کو پیش نظر نہ رکھنے کی وجہ سے بدامنی اور بدانتظامی کا شکار ہو رہا ہے جاپان سے لیکر فرانس تک اور روس سے لیکر جنوبی افریقہ تک نظر ڈالو۔ ملکوں کے ملک نہایت پیچیدہ مسائل میں الجھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ الجھنیں یا تو ان کی اندرونی بدانتظامی کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ یا دوسرے ہمسایہ ممالک سے کسی قسم کی بدعہدی یا بدمعاملگی کی وجہ سے رونما ہوتی ہے۔ جنگ عظیم ابھی قصۂ پارینہ نہیں بنی۔ تمام ممالک میں طاقت اور قوت بڑھانے کی اب بھی ویسی ہی حرص و آز پائی جاتی ہے۔ جیسی پہلے تھی۔ مالی اور اقتصادی اغراض کو اب بھی اخلاق اور ہمدردیٔ انسانی پر ترجیح دی جا رہی ہے۔ کسی قوم یا کسی نسل کے لوگوں پر کسی کو اعتبار اور اعتماد نہیں اگر ایک ملک اشیائے درآمد پر محصول بڑھا کر دوسرے ملکوں کی تجارت کو نقصان پہونچانا چاہتا ہے۔ تو دوسرا بھی اس کے مقابلہ میں یہی طریق اختیار کرتا ہے۔ دو ملک آپس میں ایسے معاہدے اور سمجھوتے کرتے ہیں۔ جو تیسرے ملک کے لئے نہایت نقصان رساں اور اس کے مفاد کے خلاف ہوتے ہیں۔ اور اب تو یہ حال ہے کہ گولہ اور بارود۔ توپ اور تفنگ۔ ہوائی جہاز اور جنگی بیڑے اور اسی قسم کے اور تباہ کن اسلحہ کے ذخائر جمع کرنے میں تمام ممالک مصروف ہیں۔

ان مشکلات کی گتھی سلجھانے کے لئے عیسائیت ہمیشہ عاجز رہی ہے۔ دُنیا میں امن اور خوشحالی قائم کرنے کے لئے چرچ کی کوشش بے کار ہے۔ یہ قول کہ "ایک قوم دوسرے قوم کے خلاف آمادہ پیکار ہوگی"۔ اب ایک ظاہر اور باہر حقیقت ہے۔ جس کی تصدیق تمام دُنیا کے جرائد اور تمام عالم کی سیاسی تنظیمیں کر رہی ہیں۔ سرمایہ داری گذشتہ پچاس برس سے سوشلزم اور اشتراکیت کے خلاف برسر پیکار ہے۔ اور اس مسلسل جنگ میں کسی ایک کو دوسرے پر کوئی تفوق حاصل نہیں۔ جیسا کہ ہر ہٹلر نے اپنی ایک تقریر میں کہا۔ کہ یورپ کی لڑائیوں نے "عظیم طاقتوں" میں سے کسی ایک کی حالت کو نہیں بدلا۔

الغرض دُنیا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان انذاری پیشگوئیوں سے جن میں بڑے بڑے واقعات کی خبر قبل از وقت دی گئی تھی۔ کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ اور نہ اپنے تجربات اور حالات متداولہ سے کوئی سبق سیکھا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ مصائب و آلام کا آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔

مغرب میں چرچ کا حکومتوں کی پولیٹکل پالیسی پر کوئی اثر نہیں رہا۔ اور نہ ہی انصاف کی عدالتوں پر اس کو کوئی اقتدار حاصل ہے۔ کنٹربری کے آرچ بشپ نے حال میں خود اس بات کا اقرار کیا ہے۔ کہ سیکنڈری سکولوں میں چرچ کے اثر کا مکمل فقدان ہو چکا ہے۔ سوشلزم کے حامیوں نے مزدوروں کی اقتصادی ترقی کے لئے جو سکیم مرتب کی ہے۔ اس میں مذہب کو جو ان کے مجوزہ پروگرام کا ایک جزو لاینفک ہونا چاہئے تھا۔ قطعًا نظر انداز کر دیا ہے۔

عیسائیت کے انتہائی تنزل اور معذوری نے آج ملکی بدامنیوں۔ سیاسی الجھنوں اور بین الاقوامی تنازعات کی راہیں کھول دی ہیں۔ وہ ان کے سامنے ہتھیار ڈال چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے ملکی مسائل کی ان پیچیدگیوں اور سیاسی الجھنوں کے عین موقعہ پر مبعوث فرمایا۔ لہذا اس وقت ہر وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے مشن کو سُن اور سمجھ چکنے کے باوجود انکار کرتا ہے۔ معذور نہیں سمجھا جا سکتا۔ جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کا انکار کرتا ہے۔ وُہ امن عالم کی بربادی چاہتا ہے۔ اور اپنی آئندہ نسل کو نکبت اور بربادی کے گڑھے میں گرانے کا مرتکب ہو رہا ہے۔ اس وقت حقیقی معنوں میں اس کرہ ارضی کے امن کے کفیل وہی لوگ ہیں۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا۔ بے چینی اضطراب اور عدم اعتماد کی رو جو اس وقت متمدن دُنیا میں سرعت سے بہہ رہی ہے۔ ان کے لئے باعثِ فکر نہیں۔ کیونکہ ایسی حالت اور علاوہ ازیں مزید واقعات کی خبر آپ نے قبل از وقت دے رکھی ہے۔ احمدی زلازل کی ہولناکیوں سے مخدوش نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان کے مقدس ہادی نے ان واقعات کی پہلے سے اطلاع دیدی ہے۔

اسلام جو احمدیت کی شکل میں رونما ہوا ضیا پاشِ عالم ہے۔ تمام شدائد اور حوادث سے محفوظ ہے۔ ہر سال جو گذرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کو پورا ہوتا اور اسلام کی صداقت کو ظاہر ہوتا دیکھتا ہے۔ مگر وُہ قوم جو خدا تعالےٰ سے غافل ہو جاتی ہے۔ اور جو اس کے مرسلوں کا انکار کر دیتی ہے۔ اپنی آنے والی نسلوں کے لئے شبہات کے طومار۔ لاتعداد معاند و بداندیش بداخلاقی اور بے چینیٔ خاطر کے سوا اور کچھ نہیں چھوڑتی۔ وہ دنیا جو خدا تعالےٰ کو بھلا دیتی ہے۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے آنے والے رہنماؤں کا جب مقابلہ کرنے لگتی ہے تو مادیات سے ملوث اور روحانیت سے تہی دست۔ نسل انسانی پیدا کرنے کا موجب ہوتی ہے۔ اور جس کا آخری نتیجہ تباہی و بربادی ہوتا ہے۔ اس انجام سے بچانے کی غرض سے اللہ تعالےٰ نے ہم میں اپنے ایک برگزیدہ کو رسول کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حلیہ میں مبعوث کیا ہے۔ بنی نوع انسان پر اب یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت مسیح موعود علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ مانیں۔ اور اس طرح ایک نئی زمین اور نیا آسمان جو اپنی شان کے لحاظ سے ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہو۔ پیدا کرنے کی سعادت اور خوش بختی حاصل کریں:

لکھنؤ میں احمدیہ دار التبلیغ و دار المطالعہ کا افتتاح

۹ اگست مکان نمبر ۲/۳۳ واقع امین آباد پارک میں مقامی جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام احمدیہ دار التبلیغ و دار المطالعہ کی افتتاحی رسم ادا کرنے کیلئے ایک اجلاس ۱/۲ ۷ بجے شام زیر صدارت جناب مولوی محمد عثمان صاحب منعقد ہوا تلاوت قرآن مجید کے بعد شوکت صاحب تھانوی نے ایک نہایت دلآویز نظم پڑھکر سنائی۔ بعد ازاں مولوی علی محمد صاحب اجمیری مبلغ سلسلہ احمدیہ نے دار التبلیغ و دار المطالعہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ آپ نے فرمایا ہندوستان کے مختلف مذاہب میں صلح و امن کے قیام کے لئے ضروری ہے۔ کہ اہل مذاہب میں رواداری اور وسیع القلبی کی روح پیدا کی جائے۔ اور ہر مذہب و ملت کے لوگ دوسروں کے خیالات ٹھنڈے دل سے سُنیں اور دوسری اقوام کے بزرگوں کی توہین اور رشک نہ کریں۔ آپ نے اس ضمن میں اسلامی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اسلام تمام مذاہب کے بانیوں کی عزت کرنیکی تعلیم دیتا ہے اور ہر خیال و عقیدہ کے لوگوں کے خیالات پوری توجہ سے سننے کی تلقین کرتا ہے۔

آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ دار التبلیغ و دار المطالعہ کے قیام کی سب سے اہم غرض یہ ہے۔ کہ مختلف مذاہب کے پیروؤں میں غلط فہمیوں کی بناء پر بغض و عداوت کے جو جذبات پائے جاتے ہیں۔ انہیں دور کر کے باہمی صلح و محبت کی بنیادیں استوار کی جائیں۔

غیر مبائعین سے صلح کیونکر ہو سکتی ہے؟

۲۷ جون ۱۹۳۵ء کے اخبار "الفضل" میں ایک مضمون زیر عنوان "غیر مبائعین سے صلح کیونکر ہو سکتی ہے" شائع ہوا تھا۔ اس کے جواب میں پیغام صلح ۷ جولائی میں ایک افتتاحیہ لکھا گیا۔ جس میں ایڈیٹر صاحب پیغام صلح میرے اس فقرہ کو کہ "اس میں بھی شک نہیں۔ کہ اگر مولوی محمد علی صاحب اپنی تجاویز پر غور فرمائیں۔ تو ضرور ان میں دجل کا کوئی نہ کوئی پہلو نظر آئے گا" نقل کر کے لکھتے ہیں۔ "پھر انکار کس بات سے کیا گیا ہے"؟ میں اس کے متعلق واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ انکار صرف اس بات سے کیا گیا تھا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لن تقدد و قدرک کے جو الفاظ غیر مبائعین کے حق میں استعمال فرمائے۔ ان کے صرف یہ معنی تھے۔ کہ غیر مبائعین کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ترقی کر سکتے ہیں۔ اور وہ اپنے خاص اندازے سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ غیر مبائعین کو دجالیت پھیلانے والے یا ابن صیاد ہرگز قرار نہیں دیا گیا تھا لیکن مولوی محمد علی صاحب نے ان الفاظ کا غلط مفہوم پیش کر کے کہا کر بتاؤ جو تمہیں دجالیت پھیلانے والے قرار دیتے ہیں۔ ان سے صلح کیونکر ہو سکتی ہے؟

نبوت مسیح موعودؑ

مولوی محمد علی صاحب نے جو تجاویز پیش کی تھیں۔ ان میں چونکہ دجل پایا جاتا تھا اس لئے میں نے اپنی طرف سے یہ لکھا کہ مولوی محمد علی صاحب کی تجاویز میں کوئی نہ کوئی دجل کا پہلو نظر آئے گا۔ مولوی محمد علی صاحب نے اس پرچے میں یہ خیال ظاہر کیا تھا۔ کہ گویا ہم (مبائعین حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی) حضرت مسیح موعودؑ کو نبی یا تو خلافت قائم کرنے کے لئے مانتے ہیں۔ یا فرطِ محبت کی وجہ سے حالانکہ ہمارا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی ماننا صرف اس وجہ سے ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو نبی قرار دیا ہے۔ پیغام صلح اس کے جواب میں کہتا ہے۔ "ہم کہتے ہیں یہ بالبداہت غلط ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کھلی تحریرات موجود ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی نہیں بلکہ محدث قرار دیا ہے.... ان کھلی تحریرات کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ آپ لوگ خلافت کے قائم کرنے یا فرطِ محبت کے خیال سے حضرت مسیح موعود کو نبی نہیں بتا رہے بلکہ اس وجہ سے کہ خود اللہ تعالیٰ نے آپکو نبی قرار دیا بجائے خود ایک دجل ہے" بہت خوب۔ مگر صداقت کو پیش نظر رکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل اقوال پر غور کریں۔

(۱) میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اس نے میرا نام نبی رکھا ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صلا۶) (۲) "واٰخرین منهم لما یلحقوا بهم.... یہ آیت آخری زمانے میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۷) (۳) "ہمارا یہ دعوے ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء) (۴) "نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔ اور دوسرے تمام لوگ (یعنی جو اولیا اور اقطاب ابدال وغیرہ اس امت میں گذر چکے ہیں) اس نام کے مستحق نہیں" (حقیقۃ الوحی ص۳۹۱) (۵) اخبار عام ۲۳ مئی میں جلسہ دعوت کے متعلق جو رپورٹ شائع ہوئی اس میں یہ لکھا گیا۔ کہ آپ نے اس جلسہ دعوت میں نبوت سے انکار کیا۔ تو حضور نے ایڈیٹر اخبار عام کو خط لکھا جو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کے پرچہ میں شائع ہوا۔ اس میں آپ فرماتے ہیں۔ "سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اور اگر اس سے انکار کروں۔ تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے۔ تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اسی پر قائم ہوں۔ اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں۔ مگر میں ان معنوں میں نبی نہیں ہوں۔ کہ گویا میں اسلام سے اپنے تئیں الگ کرتا ہوں۔ یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہوں میری گردن اس جوئے کے نیچے ہے۔ جو قرآن شریف نے پیش کیا ہے۔ اور کسی کی مجال نہیں کہ ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے۔"

اب فرمائیے کیا یہ کہنا کہ خود اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو نبی قرار دیا ہے۔ دجل ہے۔ باقی رہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے متعلق یہ فرمانا کہ سمیت نبیا من اللہ علیٰ طریق المجاز لا علیٰ وجہ الحقیقۃ۔ اس کے صرف یہ معنی ہیں۔ کہ آپ براہ راست نبی ہونیکے مدعی نہیں۔ اور نہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر کوئی نیا دین یا نیا کلمہ بنایا ہے۔ بلکہ آپکو جو نبوت حاصل ہوئی۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے حاصل ہوئی۔

سخت کلمات کا جواب

حضرت امیر المومنین کے اس قول پر بھی جو آپ نے ۲ جون کے خطبے میں فرمایا تھا۔ کہ "ایک نوجوان اٹھتا ہے۔ اور ایک جھوٹی کہانی بنا کر لاہور کے ایک یزیدی اخبار میں چھپوا دیتا ہے" پیغام برہم ہو کر لکھتا ہے۔ بتایئے کیا یزیدی اخبار کے الفاظ پیغام صلح کے لئے استعمال نہیں کئے گئے۔ عرض خدمت ہے۔ کہ چور کی ڈاڑھی میں تنکا کے مطابق آپ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کا مصداق نہ زمیندار ہے نہ احسان نہ مدینہ ہے۔ جن میں وہ خبر شائع ہوئی تھی۔ بلکہ پیغام صلح ہے۔ تو میں اس امر کا انکار کیونکر کر سکتا ہوں۔ کہ اس سے مراد اخبار پیغام صلح ہی ہوگا۔ لیکن شیخ صاحب بتائیں۔ کہ اس واقعہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا اسے یزیدی اخبار کہنا درست نہیں جیسے یزید کی ریشہ دوانیاں اور چالیں حضرت امام حسین کی شہادت کا موجب ہوئی تھیں۔ اسی طرح کیا اس اخبار کا یہ مکروہ فعل قاضی محمد یوسف صاحب کی شہادت کا موجب نہ ہونے لگا تھا۔ اور کیا ان پر اس اخبار کے مکروہ پروپیگنڈے کی وجہ سے پستول سے حملہ نہیں کیا گیا۔ پیغام صلح کو حضرت امیر المومنین کے اس لفظ پر برہم ہونے کی بجائے اس مکروہ حرکت پر جو خود اس نے کی افسوس کرنا چاہیئے تھا جو سخت الفاظ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح اور آپکی جماعت کے حق میں امیر پیغام اور دوسرے ممبر دل نے استعمال کئے ہیں۔ ان کا ذکر کرنا لاحاصل ہے اگر ان الفاظ کا نمونہ دیکھنا ہو۔ تو کتاب تبدیلی عقیدہ مولفہ استاذی المکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ملاحظہ فرمالیں۔

غیر مبائعین کو ہم سر پر کیوں نہیں اٹھاتے

مولوی صاحب نے ہم سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ اگر آپ حضرت مرزا صاحب کو خلافت کے قائم کرنے کے لئے نہیں۔ اور نہ فرطِ محبت سے نبی بنا رہے ہیں۔ تو آپ کو اس جماعت پر خوش ہونا چاہیئے۔ جو کہ حضرت مرزا صاحب کی عزت قائم کر رہی ہے۔ نہ اسکی مخالفت اور بربادی کے درپے ہونا چاہیئے۔ اگر کوئی ہندو یا عیسائی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ایک لفظ بھی کہتا ہے۔ تو ہم اسکو سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ میں نے اس کے جواب میں لکھا تھا۔ "چونکہ آپ لوگ باوجود دعائے ایمان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درجے اور مرتبے کو کم کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس لئے آپ اس لائق نہیں۔ کہ آپ کے اس فعل کو بنظر استحسان دیکھا جائے۔"

میرے اس جواب پر پیغام لکھتا ہے۔ "یہ تو وہی بات ہوئی جو اگلے دن منشی ظفر علی خاں نے کہی تھی۔ کہ چونکہ احمدی اپنے آپکو مسلمان کہتے ہیں اس لئے ان کی مخالفت ضروری ہے۔ جس دن وہ مسلمان کہلانا چھوڑ دیں گے۔ ہم بھی ان کی مخالفت ترک کر دیں گے۔"

افسوس کہ میرے اس جواب کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ اگر ایک شخص مسلمان کہلا کر یہ کہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا رسیدہ اور پاک نفس انسان تھے۔ مگر آپ کا دعویٰ نہ نبوت کا تھا اور نہ آپ خاتم النبیین تھے۔ تو کیا آپ اس مسلمان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس قسم کی تعریف کرنے کی وجہ سے سر پر اٹھا لیں گے یقیناً آپ نفی میں جواب دیں گے۔ لیکن اگر ایک ہندو یا عیسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی خوبی بیان کرے گا۔ تو اس کی آپ تعریف کریں گے۔ پس اسی وجہ سے میں نے کہا تھا۔ کہ آپ کا ہم سے یہ مطالبہ کہ ہم آپ کو سر پر اٹھا لیں۔ درست نہیں۔ اور مولوی ظفر علی خانصاحب کو جو ہم غلطی پر قرار دیتے ہیں۔ تو اس لئے کہ وہ ہمارے متعلق یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم مسلمان کہلا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے منکر ہیں۔ اس لئے ہم مسلمان نہیں ہیں۔ بلکہ محض لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے اپنا مسلمان ہونا ظاہر کرتے ہیں لیکن چونکہ مولوی ظفر علی خان کا یہ خیال غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ اور ہم درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتے ہیں۔ اور اسلام کو اپنا دین جانتے ہیں۔ اس لئے ہم ان کے اس مطالبے کو نامعقول قرار دیتے ہیں۔ لیکن اگر ہم مسلمان کہلا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی یا خاتم النبیین ہونے سے انکار کرتے تو مولوی ظفر علی کا مطالبہ فی الواقعہ درست ہوتا

نیز اگر غیر مبایعین کا ہم سے یہ مطالبہ درست ہو سکتا ہے تو کیا خود ان پر یہ لازم نہیں ہے کہ اگر وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عاشق ہیں تو وہ ہم مبایعین کی مخالفت کرنے کی بجائے ہماری تعریف کیا کریں۔ لیکن وہ کیوں اپنے اخبار کو ہماری مخالفت کرنے اور ہمارے خلاف گند اچھالنے کے لئے وقف رکھتے ہیں۔ نیز مولوی صاحب کا مطالبہ اسی شرط پر تھا کہ اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خلافت قائم کرنے کے خیال سے یا فرطِ محبت کی وجہ سے نبی مانتے ہیں تو ہمیں ان کی مخالفت کرنے کی بجائے تعریف کرنی چاہیئے تھی۔ لیکن چونکہ ہم حضرت مسیح موعود کو دونوں وجوہ سے نبی نہیں مانتے بلکہ اس لئے مانتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو نبی قرار دیا ہے اس لئے جو آپ کی اتباع اور آپ پر ایمان کا دعویٰ کر کے آپ کے مرتبے کو گراتا ہے وہ ہمارے نزدیک قابلِ تعریف نہیں ہو سکتا مولوی محمد علی صاحب کے خط میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ الفاظ جو تحریر فرمائے تھے کہ "یہ اعتراض تو صرف ہم پر نہیں آتا بلکہ سارے سلسلۂ نبوت پر آتا ہے۔ ہر نبی جو آیا پہلے اپنے آپ کو ہی منواتا رہا۔ سب نے یہی کہا کہ اطیعونی" ان سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ پر ایمان لانا ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ دوسرے نبیوں پر۔ لیکن میں نے غیر مبایعین کی موجودہ حالت کو واضح کرنے کے لئے مولوی صدر الدین صاحب کا ذکر کیا تھا۔ کہ انہوں نے جرمن میں اپنی تقریر میں اس امر کا اعلان کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا ضروری نہیں ہے۔ کہ ان کے نہ ماننے سے کسی کے اسلام میں نقص لازم نہیں آتا لیکن پیغام اس مثال کو چھوڑ کر ایک دوسری بحث میں الجھ پڑا۔ کہ مامور من اللہ منہاج نبوت پر ہی پرکھا جاتا ہے۔ لیکن میں دریافت کرتا ہوں۔ کہ خط مذکور میں تو نبیوں کے اپنے آپ کو منوانے کا ذکر ہے آپ بتائیں۔ کہ جیسے ہر نبی کا ماننا ضروری تھا ویسے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ماننا بھی ضروری ہے یا نہیں۔ اس کا جواب دینے پر مسئلہ خود بخود حل ہو جائے گا۔

صلح کے پیش کردہ دو طریق

میں نے اپنے مضمون میں صلح کے دو طریق پیش کئے تھے۔ پہلا یہ کہ خلافت کا مسئلہ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر اجماع ہوا۔ اس کو حق تسلیم کر لیں اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی بیعت کر لیں۔ اس کے جواب میں پیغام لکھتا ہے۔

"اجماع کی بھی خوب کہی ابھی کل تک انہی لوگوں کے سامنے وفات مسیح کے متعلق مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ پیش کیا جاتا تھا تو یہ کہہ کر رد کر دیا جاتا تھا کہ اجماع کوئی شے نہیں آج خلافت مسیح موعود کے بارے میں ہمارے سامنے اسی اجماع کو پیش کیا جاتا ہے حالانکہ حضرت مسیح موعود کی وصیت اس اجماع کو رد کرتی ہے" پیغام پر مجھے زیادہ افسوس نہیں کیونکہ اس کی باگ ڈور ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں ہے۔ جو پہلے نام کا مسلمان اور تعلیم اسلام سے ناواقف ہونے کی وجہ سے آریوں کے پھندے میں جا پھنسا۔ اور عرصہ تک "مہاشہ پریم چند" بنا رہا۔ وہاں سے نکلا۔ تو اپنا پیٹ پالنے کے لئے غیر مبایعین میں جا پہنچا۔ اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا موقعہ ہی نہیں ملا ورنہ وہ اجماع کا کلیتہً انکار نہ کرتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ احمدی وہی ہوگا جو (۱) عمل کرتا رہیگا ہر اس چیز پر جو ثابت ہوگی۔ سنت نبوی اور قرآن پاک سے اور صحابہ کرام کے اجماع سے اور جس نے بھی ان تینوں کو چھوڑا گویا ڈال دیا اپنی جان کو آگ میں (مواہب الرحمٰن ترجمہ عبارت عربی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ہر کتاب میں وفات مسیح کا ذکر کرتے ہوئے اجماع صحابہ کو بطور دلیل پیش فرمایا۔ اور احمدی جماعت کے افراد کا اجماع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر جس مسئلے پر ہوا۔ وہ خلافت کا مسئلہ ہے اور یہ اعلان خود انہی لوگوں نے کیا۔ جو آج احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے سرکردہ لیڈر ہیں کہ:-

"مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں کہ اول المہاجرین حضرت حاجی حکیم نور الدین صاحب کے ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت کے موجودہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔ دستخط: شیخ رحمت اللہ۔ خواجہ کمال الدین۔ مولوی محمد علی مولوی غلام حسن۔ مرزا یعقوب بیگ۔ ڈاکٹر بشارت احمد وغیرہ (بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

پس یہ اجماع جیسا کہ اعلان میں لکھا ہے رسالہ الوصیت کے عین مطابق ہے نہ کہ مخالف اور اگر غیر مبایعین کی پہلی مجلس شوریٰ کی قراردادیں پڑھی جائیں۔ تو ان میں ایک قرارداد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت کے متعلق بھی موجود ہے کہ یہ بھی خلیفہ ہیں پیغام کا مولوی محمد علی صاحب کے متعلق یہ کہنا کہ ان کی امارت کو تسلیم کرو۔ جو اکیس سال سے ان باتوں کی تلقین کر رہے ہیں۔ کہ ایک واجب الاطاعت خلیفہ کی بجائے انجمن کو حضرت مسیح موعود کی حقیقی جانشین قرار دو۔ اور یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقۃً نبی نہ تھے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ عقائد مولوی صاحب نے ۱۹۱۴ء میں اختیار کئے۔ لیکن ہم ان کی ان مساعی کو ان مساعی کے مقابلے میں جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کے عہد خلافت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت اور رسالت کی اشاعت اور خلافت کی بیعت کر کے کیں۔ قابلِ قدر نہیں سمجھتے۔

خلیفہ ثانی کے عقائد صحیح ہیں

پیغام کا یہ کہنا کہ ایک ایسے شخص کی بیعت کی دعوت دینا۔ جس نے حضرت مسیح موعود کے صریح ارشادات کے خلاف عقائد تراشے ہیں اپنی ناحق شناسی کا ثبوت دینا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کے منشا کے خلاف ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس سبز اشتہار میں فرماتے ہیں کہ دوسری قسم کی رحمت کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا۔ اور دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و خلفاء ہے تا ان کی اقتدار اور ہدایت سے لوگ راہ راست پر آ جائیں اور ان کے نمونے پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت اقدس نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ ہونگے اور ان کے عقائد صحیح اور درست ہونگے۔ شیخ صاحب فقرہ تا ان کی اقتدار ... سے نجات پا جائیں۔ پر غور فرمائیں۔

صلح کا دوسرا طریق

دوسرا طریق میں نے یہ پیش کیا تھا کہ دونوں فریق اپنے اپنے نقطہ نگاہ کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت دنیا سے منوائیں اور ایک دوسرے کے خلاف کچھ نہ لکھیں۔ اس طریق کے متعلق پیغام لکھتا ہے۔ "یہ بہت صحیح طریق ہے اور ہمیں اس پر عمل پیرا ہونے سے کوئی انکار نہیں ہو سکتا۔ بشرطیکہ مسئلہ کفر و اسلام اور نبوت میں اپنا اپنا نقطہ نگاہ پیش کرنا اور سوال ہونے پر ایک دوسرے کی غلطی کو ظاہر کرنا ایک دوسرے پر حملے کے مترادف نہ سمجھا جائے اور اس بارے میں ہر قسم کی توہین آمیز باتوں اور ذاتی پھبتیوں اور طعن و تشنیع کو چھوڑ دیا جائے کیا قادیانی حضرات اس طریق عمل کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کیا ہم امید کریں کہ خود جناب میاں صاحب کی طرف سے مولوی جلال الدین صاحب شمس کی اس تجویز کی قبولیت کا اعلان کیا جائے گا؟"

میرے نزدیک شیخ صاحب نے جو شرط لگائی ہے وہ درست نہیں۔ کیونکہ مسئلہ کفر و اسلام اور نبوت پر بھی اگر ہر شخص اپنا اپنا نقطہ نظر بیان کرے تو اس کے لئے دوسرے فریق کو درمیان میں لانے کی ضرورت نہیں۔ مثلاً اگر کوئی صاحب اخبار کے ذریعے ہم سے مسئلہ کفر و اسلام اور نبوت کے اختلاف کے متعلق جو ہم میں اور غیر مبایعین میں پایا جاتا ہے دریافت فرما دیں تو ہم نقطہ نگاہ پیش کر دینگے اور غیر مبایعین کا جو نقطہ نظر ان مسئلوں کے متعلق ہے اس کے متعلق ان سے کہدیں گے کہ وہ خود غیر مبایعین سے دریافت فرمالیں۔ اور یہی ایک طریق ہے جس سے صلح قائم رہ سکتی ہے ورنہ ایک دوسرے کے خلاف مضمون لکھنے کا نتیجہ وہی نکلیگا جو پہلے نکلا تھا۔ قبل ازیں بھی ایک دفعہ صلح ہوئی تھی۔ مگر پھر غیر مبایعین کی طرف سے صلح کی شرائط کی خلاف ورزی کی گئی تھی۔ اس لئے اس دفعہ صلح کے لئے میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ پہلے اس صلح کی شرائط طے کرنے کے لئے چار ممبروں کی ایک مشترکہ کمیٹی بنائی جائے

واقعات عالم پر نظر

(۱) احراری لیڈر اور مسلمان

(۲) ابی سینیا میں مسیحی مسلمان اتحاد - (۳) انڈیا بل اور مہاسبھا

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

کسی جماعت کی عزت - اور وقعت اور کامیابی کا انحصار بڑی حد تک اس کے راہنماؤں اور لیڈروں کی نجابت و شرافت - علم و فہم - تدبر و تفکر - ایثار و مرنجاں مرنج پر ہوتا ہے - پس جس جماعت کے لیڈر اخلاق علم - دین - اور صفات مذکورہ سے عاری ہوں - اور ایک سے زیادہ مرتبہ اس کا ثبوت مل چکا ہو - اس سے پرہیز اس سے کنارہ کشی - اس کی سازش فریب اور دہوکا سے حفاظت کی تدابیر کرنا ضروری ہے - واقعات نے بتا دیا ہے - کہ اسلام سے منسوب کرنے - اور احرار ہند کہلانے والی ٹولی اس تعریف کی مستحق نہیں ہے - روزانہ روشنی میں آنے والے واقعات کے سلسلہ میں جناب حسن لطیفی بی - اے جرنلسٹ کا ایک رسالہ نگلا سمگت نام لدھیانہ سے شائع ہوا ہے - اور مولانا حبیب الرحمٰن صدر مجلس احرار ہند کی جنم بھوم سے ان کو ۱۰۱ - گلہائے شگفتہ کا گلدستہ ان کے محرم راز واقف سر و خفی صحافی نے موزوں کلام کی صورت میں پیش کیا ہے - مسلمانوں کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے ۔

(۲)

مسولینی کے بلند دعاوی - وحشیانہ طاقت کے مظاہرے - کالے گورے کی بحث کرنے اور برطانیہ کو گالیاں دینے نے دُنیا کے دلوں میں اٹلی سے تنفر پیدا کر دیا ہے - لیگ اپنی مصالحت کی کوششوں میں مصروف ہے - مگر اٹلی سامانِ جنگ کی فراہمی - افواج کی روانگی اور زورِ بازو سے وحشیوں کو یورپ کی تہذیب کا سبق سکھانے پر اڑی ہوئی ہے - مہذب اطالیہ کا ارادہ ہے - کہ غیر مہذب حبشہ کی غیر مسیح آبادی کو گیس کے زہریلے گوے پھینک کر پریشان و ہلاک کیا جائے اس وقت تک تہذیب کی مدعی دنیا میں سے کسی نے آواز نہیں اٹھائی - کہ یہ وحشیانہ حرکت عمل میں لانے نہیں دی جائے گی - جو قابلِ افسوس امر ہے - جنگی تیاریوں کا جواب ابی سینیا بھی دے رہا ہے - برلن سے تین ہزار گیس کے اثرات سے بچانے والے آلات پہونچ چکے ہیں - بیس ہزار اور آ رہے ہیں - اس کے علاوہ کل افریقہ کی سیاہ اقوام میں جوش ہے - جنوبی افریقہ میں جبکہ سید رضا علی ایک میٹنگ میں مدعو تھے - تو ایک افریقن مقرر نے کہا - "سفید آدمی کا مقابلہ کرنا ہی بہتر ہے" گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ نے ۱۰ ہزار رضا کار پیش کئے ہیں - ساڑھے سات لاکھ فوج تیار ہے - آسٹریا کی طرف سے ادودا ۱۰۰۰ میل ہے - اور سمالی لینڈ کی طرف سے ابی سینین چھاؤنی ۴۱۹ میل ہے - عدیس ابابا ۱۲ ہزار فٹ - سمندر سے بلند سطح مرتفع پر واقعہ ہے - نجاشی کے یوروپین مشیر دریاؤں کے پانی کا رُخ پھیر دینا چاہتے ہیں - اور اٹالین حملہ کے جواب میں سمالی لینڈ پر خود حملہ کر دینا چاہتے ہیں - اس طاقت سے بڑھ کر اور نہایت زبردست عنصر جس کو فتح و شکست میں دخل ہے وہ مسیحی و مسلمان اتحاد ہے - لنڈن ٹائمز کو عدیس آبابا سے جو اطلاعات آئی ہیں - ان کا ماحصل یہ ہے - کہ مسیحی و مسلمانوں میں کامل اتفاق ہے - جذبات وطن پرستی سے ہر شخص جوش میں ہے - سیاہ فام باشندگان کے اتحاد کی مقررین تلقین کر رہے ہیں - " ہمارا رنگ ہمارا جھنڈا ہے " کے نعرے بلند ہو رہے ہیں - ساحل تک کے سومالی اس فضا سے متاثر ہیں -

ایک جلسہ میں کسی مقرر نے کہا "ہم سیاہ فام لوگوں کو متحد رہنا چاہیئے"

اس پر مسلمانوں نے اظہار پسندیدگی کے لئے تالیاں پیٹ کر کہا - مسلمانوں کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کا حبش میں پناہ لینا یاد ہے - اور نجاشی نام ان کے قلب میں محبت کی لہر پیدا کرتا ہے اس سے متاثر ہو کر یمن سے چار جہاز سپاہیوں کے جا چکے ہیں - مصری افسر رضا کار ہو کر جا رہے ہیں! ترکی جنرل وہبی پاشا نے اپنی ترکی قومیت کو کھو کر اور اسلامیت کی محبت کا ثبوت شاہ حبش کی فوج کی تربیت کا ذمہ لے کر دیا ہے - وہبی پاشا جنگ آزمودہ جرنیل ہیں - اور جرمن فن جنگ سے واقف ہیں - افریقہ میں مسیحی مسلم اتحاد کل دنیائے اسلام پر اثر کرے گا - اور اگر اٹلی نے غیر عیسائی آبادی کو زہریلی گیسوں سے تباہ کر کے اپنی بربریت کا ثبوت دیا - تو دنیا کی رائے میں تغیر کا آنا ضروری ہے - ابھی سے اٹلی کی ساکھ غیر ملکی مالی منڈیوں میں بہت ہلکی ہو گئی ہے - اس کی افواج بھاگ رہی ہیں - اور ایک وزیر اور ایک اٹلی کا سب سے بڑا متمول آدمی ہوائی جہاز سے گر کر ہلاک ہو چکا ہے - اٹلی نے مسلمانوں کو مسیحیوں سے جدا کرنے کی کوشش کی - چنانچہ پچھلے دنوں جرّہ کے امیر کا ایک فرضی خط ملکہ معظمہ کی طرف لکھے جانے کی کہانی شائع کرائی گئی - مگر ٹائمز لنڈن کو معلوم ہوا ہے - کہ یہ سب فرضی پروپیگنڈا تھا جعفر جس کی طرف خط منسوب کیا گیا ہے - وہ ابی سینیا میں ہے - اور مسلمانوں پر اس کا کچھ اثر نہیں - وہاں مسیحی مسلم اتحاد کامل و مکمل ہے ۔

(۳)

انڈیا بل پاس ہو کر قانون بن گیا - حکومت برطانیہ نے اپنے وعدہ مندرجہ فرقہ وارانہ فیصلہ کو نباہا - اور مسلمانوں کی بروقت فریاد کو سن لیا - اصحاب حل و عقد وائٹ ہال ڈاؤننگ سٹریٹ نے انڈیا بل کو پاس کرنے کے ساتھ ہی اسے عمل میں لانے والے ہاتھ کی بھی تلاش کر لی - اور لارڈ لن لتھگو کو وائسرائے و گورنر جنرل مقرر کر دیا - اور بغیر کسی سابقہ نظیر کے ۸ ماہ پہلے اس تقرر کا اعلان کر دیا - لارڈ زیٹ لینڈ اور ہاؤس کومنس اور لن لتھگو کے تقررات اس امر کا ثبوت ہیں - کہ مسٹر بالڈون کی حکومت مخالفت کی پرواہ نہ کر کے ہندوستانی اصلاحات کا نفوذ چاہتی ہے - گو ڈیلی میل اور دوسرے چرچل گروہ کے اخبارات نے اس بل پر " انڈیا کو خدا حافظ " اور " تباہ کن بل " وغیرہ لکھا ہے - مگر حکومت برطانیہ مضبوطی سے اس کی پشت پناہی کر رہی ہے - ہندو مہاسبھا اور کانگرس نے موقع شناسی سے کام لیا ہے - اول الذکر نے پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے - کہ اب ہندوؤں کی مختلف پارٹیاں اسمبلی میں ہرگز ہرگز نہیں ہونی چاہئیں - بلا وجہ طاقت تقسیم ہوتی ہے - کل ہندو جماعتیں - سوشلسٹ ہوں یا نیشنلسٹ آزاد ہوں یا کانگرسی ایک ہندو پارٹی کہلائیں - اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی ظاہر کیا ہے - کہ ہندوؤں نے ان صوبوں میں اپنے حقوق کی حفاظت کا سامان کر لیا ہے - جہاں ان کی اقلیت ہے البتہ جہاں ان کی اکثریت ہے - وہاں ہندو سنگھٹن کی مضبوطی کی ضرورت ہے - مگر مہاسبھا کا یہ اعلان مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے والا ہے - کیونکہ وہ لامذہب احرار کے باعث نہ تو اکثریت کے صوبوں میں ہیں - نہ مہاسبھا ان کو اقلیت کے صوبوں میں محفوظ رہنے دے گی ۔

اعلان برائے جماعتہائے احمدیہ صوبہ بنگال

صوبہ بنگال کے تمام احمدی احباب و جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے - کہ جناب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بحسب ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۳۵ء کے اخبار الفضل میں شائع فرمایا ہے - کہ یکم مئی ۱۹۳۵ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء تک بنگال کے لئے خان بہادر چودھری ابو الہاشم خان صاحب کو پراونشل امیر مقرر کیا گیا ہے - اس ارشاد کی تعمیل کے لئے چودھری صاحب موصوف نے ۴ اگست کو جناب حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب سے بنگال پراونشل انجمن احمدیہ کا چارج لے لیا ہے - اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ ہر قسم کی خط و کتابت پراونشل امیر چودھری ابو الہاشم خان صاحب ۱۵ بکشی بازار روڈ ڈھاکہ کے پتہ پر کریں - خاکسار عبد الرحمٰن خان جائنٹ سیکرٹری

مہت پور علاقہ مکیریاں میں شاندار تبلیغی جلسہ

علاقہ مکیریاں میں جہاں کچھ عرصہ سے احمدیوں پر سخت مظالم کئے جا رہے ہے اور سخت ایذائیں پہنچائی جا رہی ہیں۔ ایک گاؤں مہت پور ہے۔ جہاں ۹ راگست ۱۹۳۵ء بروز جمعہ تبلیغی جلسہ کیا گیا۔ تقریباً ۱۱ بجے دن کے زیر صدارت ملک غلام نبی خان صاحب امیر المجاہدین جلسہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے مولوی محمد اشرف صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مدلل تقریر کی۔ ان کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل نے اجرائے نبوت پر تقریر کی۔ تقریر نہایت مؤثر تھی۔ جس سے حاضرین وجد میں آ گئے۔ پھر نماز جمعہ کے لئے جلسہ برخاست کیا گیا۔ نماز کے بعد کارروائی پھر شروع کی گئی۔ لوگوں کا مجمع کافی تھا شیخ عبد الغفور خان صاحب سب انسپکٹر تھانہ معہ گارد موجود تھے۔ چوہدری خوشحال محمد خان صاحب ذیلدار مکیریاں و چوہدری غلام حسین خان صاحب رئیس مکیریاں و چوہدری محمد حسین صاحب مکیریاں اور دیگر معززین شہر بھی موجود تھے۔ اور جناب چوہدری عبد الکریم صاحب رئیس ہیڈ بھیرہ و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ معہ دیگر احباب موجود تھے۔ جناب چوہدری عطا جیلانی خان صاحب نمبردار منصور پور۔ جناب مولوی فقیر محمد صاحب نمبردار و چوہدری شرف علی صاحب نمبردار مہت پور بھی شریک ہوئے۔ معاندین سلسلہ احمدیہ نے جلسہ کی سخت مخالفت کی۔ لیکن پھر بھی کافی تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔ جن میں ہندو شرفا بھی تھے سردار شیو سنگھ صاحب مکیریاں اور منصور پور کے چند آریہ و سکھ صاحبان بھی تشریف لائے

دوسرے وقت میں جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس سٹیج پر آئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے بیان فرمائے۔ نیز بعض اعتراضات کے جوابات بھی دیئے۔ مولوی صاحب موصوف نے بھی نہایت مؤثر اور دلپذیر تقریر کی۔ مولوی محمد سلیم صاحب دوبارہ کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر مدلل تقریر فرمائی۔ لوگ اس قدر محو تھے۔ کہ اٹھنا نہ چاہتے تھے۔ آخر میں ایک شخص ہاتھ میں چھوٹا سا پرزہ لے کر آیا۔ اور پریذیڈنٹ صاحب کے آگے رکھ دیا۔ مولوی محمد سلیم صاحب نے دیکھ کر کہا۔ اپنا چیلنج اچھی طرح لکھ کر دیں یہ کیا کہ پنسل سے کاغذ کے ذرا سے پرزہ پر لکھ دیا۔ خان پور کے بعض مولویوں نے کہا کہ ہمارا یہی چیلنج ہے۔ مگر جب اس چیلنج کے لکھنے والے عبد الرحمن صاحب کو سامنے آ کر شرائط کا فیصلہ کرنے کے لئے کہا گیا۔ تو وہ غائب پائے گئے۔ اس پر کہا گیا کہ کوئی اور شخص ذمہ دار بن کر چیلنج دے۔ ہم بڑی خوشی سے قبول کریں گے۔ لیکن ؎

آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اس کے بعد پریذیڈنٹ صاحب نے سب انسپکٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے امن کو قائم رکھنے کی کوشش کی۔ اور مولوی صاحبان اور حاضرین کا بھی۔ جو مختلف سات آٹھ دیہات سے آئے ہوئے تھے۔

خاکسار:۔ ملک رضا منصور پوری احمدی۔

رائل انڈین آرمی سروس کور میں ملازمت کا موقع

(۱) رائل انڈین آرمی سروس کور کی مکینیکل ٹرانسپورٹ برانچ کے لئے ۵۵ کلرکوں اور ۸ سٹور کیپروں کے انتخاب کے لئے ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو امیدواران کا ہندوستان اور برما کے ہر فوجی ضلع میں امتحان ہوگا۔ جس کے لئے مندرجہ ذیل شرائط کا پایا جانا لازمی ہے۔

(ا) امیدوار کم از کم میٹرک یا اس کے برابر سند رکھتا ہو۔

(ب) کلرکی کا امتحان دینے والے امیدوار کم از کم ۳۰ الفاظ فی منٹ ٹائپ کر سکیں۔

(ج) امیدواروں کی عمر یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء تک ۲۳ سال اور ۱۰ ماہ سے زائد اور ۱۸ سال سے کم نہ ہو۔

(۲) سوائے ان امیدواروں کے جو سرکاری محکمہ جات سوائے R.I.A.S.C. میں مستقل ملازم تھے۔ اور تخفیف میں آ چکے ہیں۔ ان کی عمر یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء تک ۳۰ سال سے زائد نہ ہو۔ وہ اشخاص جن کی عمر زیادہ ہو گئی ہے۔ اور R.I.A.S.C. میں تخفیف میں آ گئے ہوں۔ محکمانہ قوانین کے ماتحت ان کا خیال رکھا جائے گا۔ جس امیدوار کا والد محکمہ فوج میں ملازم تھا اور کوئٹہ کے زلزلہ میں فوت ہو چکا ہے۔ اس کو یہ امتحان پاس کرنے کے بعد جلد از جلد موقع دیا جائے گا۔

باقی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے ۵۰ فیصدی مسلمانوں کے لئے ہر ایک شق میں اور ۱۰ فیصدی دوسری قلیل اقوام کے لئے اور ۱۰ فیصدی ان اعلیٰ افسران کے لڑکوں کے لئے جو R.I.A.S.C. میں مستقل طور پر کام کرتے رہے ہوں ملازمتیں دی جائیں گی۔ دوسرے کامیاب امیدواروں کو ان کے حاصل کردہ نمبروں کے مطابق ملازمتیں دی جائیں گی۔ مستقل ہونے سے قبل ان کی جسمانی صحت کا امتحان لیا جائے گا۔ اور امیدواروں کو Indian Army Act کے ماتحت ۱۰ سال کا معاہدہ کرنا ہوگا۔

(۳) وہ امیدوار جن کا انتخاب بطور سٹور کیپر ہوگا۔ اس اسامی کے پر کرنے سے پہلے ۲۵۰/- روپے بطور امانت داخل کریں گے۔

(۴) منتخب شدہ امیدواران کی جہاں پر بھی ضرورت ہوگی ان کو وہاں جانے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔

(۵) وہ امیدوار جو اس امتحان میں بیٹھنا چاہتے ہوں۔ ان کی درخواستیں فوجی ضلع کے D.A.D.S.&T. Independent یا A.D.S.&T. Brigade Area. جس میں کہ امیدوار رہتا ہو ۱۲ ستمبر ۱۹۳۵ء سے قبل آنی چاہئیں۔ بعد میں آنے والی درخواستوں پر کوئی غور نہ کیا جائے گا۔ درخواستوں کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹس کا مہیا کرنا ضروری ہے۔

(ا) اپنی عمر اور تعلیم کا اصل سرٹیفکیٹ

(ب) کسی سند یافتہ ڈاکٹر سے اپنی صحت بدنی کی درستگی کا اصل سرٹیفکیٹ

(ج) اپنی خاندانی شرافت کے متعلق مندرجہ ذیل میں کسی ایک کا سرٹیفکیٹ ہونا ضروری ہے

(i) مجسٹریٹ درجہ اول۔ (ii) گزیٹڈ آفیسر

(iii) کوئی مشہور ہندوستانی یا برطانوی صاحب (خاص طور پر اپنے سکول یا کالج کا کوئی افسر ہو جہاں سے کہ امیدوار نے اپنی ڈگری حاصل کی ہو)

(د) مبلغ پانچ روپے فیس درخواست کے ہمراہ امتحان کے داخلہ کے لئے ارسال کی جائے۔ یہ رقم امتحان میں بیٹھنے کی منظوری کے بعد واپس نہیں کی جائے گی۔

(ر) فقرہ اول کی شق (ج)، (iii) میں جن امیدواروں کے متعلق لکھا گیا ہے ان کو اپنے اصل سرٹیفکیٹس اس محکمہ کی طرف سے جس میں سے کہ ان کو بوجہ تخفیف کے ملازمت سے علیحدہ کیا گیا ہو منسلک کریں۔ جس میں ان باتوں کا اظہار ہو۔ (۱) اپنی پہلی جگہ پر امیدوار بطور مستقل ملازم کام کرتا تھا (۲) امیدوار اس قابل ہے۔ کہ اس کو پھر R.I.A.S.C. میں جس قدر بھی تنخواہ ملے گی۔ کام کر سکے گی۔

(۶) درخواستیں Officer Incharge R.I.A.S.C. Records. کے پاس نہ بھیجی جائیں۔ (۷) درخواست دہندگان جن کو یہ اطلاع دی گئی ہے کہ دوسرا امتحان داخلہ مارچ ۱۹۳۶ء میں ہوگا۔ ان کو چاہیے۔ کہ اپنی درخواستیں اکتوبر کے امتحان کے لئے بھیجیں جیسا کہ فقرہ نمبر ۵ میں بیان کیا گیا ہے۔

(ناظر امور عامہ)

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

لاہور ۱۰ر اگست۔ پنجاب میں جعلی روپوں کے کثرت سے رائج ہونے کے سلسلہ میں تجارتی انجمنوں کی طرف سے حکومت کو عرضداشتیں بھیجی جانے والی ہیں۔ جن میں اس امر پر زور دیا جائے گا۔ کہ گورنمنٹ کی احتیاطوں کے باوجود جعلی سکوں کی روک تھام نہیں ہو سکی۔ اس لئے گورنمنٹ پھر ایک روپیہ والے کرنسی نوٹ جاری کر دے

رنگون ۱۰ر اگست۔ پولیس نے ضلع ایمرسٹ کے ایک گاؤں میں ایک دیہاتی کے مکان پر چھاپا مارا۔ دیہاتی کا مکان اسلحہ جات بنانے کا کارخانہ تھا۔ جہاں سے ڈاکوؤں کو بندوقیں وغیرہ مہیا کی جاتی تھیں۔ پولیس نے دو اشخاص کو گرفتار کیا نیز چار بندوقیں اور بہت سے کارتوس برآمد کئے۔

تھیاگلی ۱۰ر اگست۔ دو سکھ سپاہی بندوقیں لے کر ایبٹ آباد روڈ سے بھاگ گئے۔ اب اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ان سکھ فوجیوں نے ہری پور کے قریب ایک گاؤں میں ایک مسلمان کو گولی سے مجروح کر دیا۔ یہ دونوں فوجی ابھی تک مفرور ہیں حکومت صوبہ سرحد نے ان کی گرفتاری کے لئے پانچسو روپے کے انعام کا اعلان کیا ہے۔

ملتان ۱۰ر اگست۔ اخبار زمیندار مورخہ ۱۳ر اگست لکھتا ہے۔ کہ گذشتہ جمعہ جب احراری پارٹی کے ایک سرگرم رکن نے اپنی تقریر میں مسجد شہید گنج کے متعلق مجلس احرار کے رویہ کی تائید کرنی شروع کی۔ تو حاضرین کو سخت غصہ آیا۔ اور اُسے فوراً مسجد سے نکال دیا گیا۔

احمد آباد ۱۰ر اگست۔ رام پور (کاٹھیاواڑ) کے ایک ہفتہ دار جریدہ "روشنی" کو حکومت بمبئی کی طرف سے تین ہزار روپیہ بطور ضمانت جمع کرانے کا نوٹس ملا ہے۔ نوٹس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اخبار مذکور نے "۱۸۵۷ء" نامی ایک کتاب سے اقتباسات شائع کئے تھے۔ حکومت نے اس کتاب کو بھی ضبط شدہ قرار دیا ہے۔

لنڈن ۱۰ر اگست۔ مسٹر کیمپبیل بلیک نے ہوائی پرواز کا نیا ریکارڈ قائم کیا ہے انہوں نے ۲۲۴۱ میل کا فاصلہ ۱۱ گھنٹوں اور ۱۸ منٹ میں طے کیا۔ اور انجن میں نقص پیدا ہو جانے کی وجہ سے مزید پرواز ملتوی کر دی۔

شملہ ۱۰ر اگست۔ گذشتہ تین روز سے یہاں سخت بارش ہو رہی ہے۔ جس سے کئی مکانات اور سڑکوں کو نقصان پہونچا۔ گذشتہ شب جگا سٹیٹ میں ایک ایک بہت بڑا تودہ گر پڑا۔ جس کے نیچے ایک شخص کا مکان دب گیا۔ جس سے تمام مکین ہلاک ہو گئے۔

مدراس ۱۰ر اگست۔ اینٹی کمیونل ایوارڈ لیگ کی مجلس عاملہ کے رکن مسٹر کے سرانیم کو مدراس گورنمنٹ نے مطلع کیا ہے۔ کہ وہ انہیں کمیونل ایوارڈ کے خلاف پراپیگنڈا کرنے کے لئے یورپ جانے کا پاسپورٹ دینے کے لئے تیار نہیں۔ پنڈت مالویہ ان کی اس معاملہ میں امداد کر رہے ہیں۔

واردھا ۱۰ر اگست۔ بابو راجندر پرشاد صدر کانگریس ۲۰ ستمبر سے مغربی ہند کا دورہ کرینگے۔ اور نومبر کے آخر تک دورہ پر رہیں گے۔ اس کے بعد بنگال کا دورہ کرینگے

بمبئی ۱۰ر اگست۔ ہفتہ رواں میں ۵۷۹۱۵۹ روپے کا سونا باہر بھیجا گیا۔ انگلستان کے طلائی معیار ترک کرنے کے بعد اس وقت تک ۲۴۷۸۵۴۷۱۹ روپے کا سونا ہندوستان سے باہر جا چکا ہے۔

الہ آباد ۱۰ر اگست۔ کل انگریزی ہوائی ڈاک لے جانے والا طیارہ ہوائی مستقر سے پرواز کرنے لگا۔ تو اس کا ایک پہیہ زمین میں دھس گیا۔ ابھی تک طیارہ زمین میں دھسا ہوا ہے۔ اور اس کو نکالنے کی تمام کوششیں تاحال ناکام رہی ہیں۔

لاہور ۱۱ر اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مزار کا کوشاہ کا مجاور اس روز سے گم ہے جس روز سے مسجد شہید گنج کا انہدام شروع ہوا۔ یہ مزار مسجد شہید گنج سے ملحق ہے۔ مسلمانوں میں اس گمشدگی کی وجہ سے اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔

کولون (جرمنی) ۱۰ر اگست۔ بورڈ پرے دو نازی اشتہاروں کو اتارنے کے جرم میں کیتھولک فرقہ کے دو پیشواؤں کو بالترتیب چار اور دو ماہ کی سزائے قید دی گئی ہے

پٹنہ ۱۰ر اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کل بعد دوپہر پٹنہ سکرٹریٹ کے ایک حصہ پر بجلی گری۔ بلڈنگ کو کوئی خاص نقصان نہیں پہونچا۔ صرف بجلی کی روشنی فیل ہو گئی۔

تھیاگلی ۱۰ر اگست۔ کابل سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جشن استقلال افغانستان میں شمولیت کرنے والے معززین میں عبد الحسین خان سفیر ماسکو سلطان احمد خان سفیر انگورہ اور علی محمد خان متعینہ لنڈن بھی شامل ہیں۔ ملک معظم اعلیٰحضرت نے انہیں شرف پذیرائی بخشا۔

شملہ ۹ر اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر این جی رنگا نے کسانوں کی یونینوں کی از سر نو تنظیم کے لئے بل پیش کرنے کا جو نوٹس دے رکھا تھا۔ گورنر جنرل نے اسے پیش کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ بل کی دفعات ٹریڈ یونین ایکٹ کی دفعات کے مطابق بنائی گئی تھیں اور اس کا نوٹس مارچ کے شروع میں دیا گیا تھا۔

بمبئی ۹ر اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر مونجے کی انڈین ملٹری کالج اسکیم بالکل مکمل ہو چکی ہے۔ آئندہ ہفتہ تک اسے رجسٹرڈ کرا دیا جائے گا۔ اگرچہ کالج کے لئے جائے قیام ابھی تک منتخب نہیں ہوئی لیکن یہ یقین ہے۔ کہ اسے متماڑہ اور ناسک کے درمیان بنایا جائے گا۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ کالج عنقریب اپنا کام شروع کر دے گا۔

چٹاگام ۹ر اگست۔ نئے کانسٹی ٹیوشن کے ماتحت قائم ہونے والی بنگال لیجسلیٹو اسمبلی میں عورتوں کی نشستوں کے متعلق چاٹگام کی عورتوں نے ریفارمز کمشنر کو عرضداشت بھیجی ہے۔ کہ عورتوں کو رائے دہی کا حق نہ دینا زبردست بے انصافی ہے

سکندر آباد ۹ر اگست۔ ریذیڈنٹ صاحب ریاست حیدر آباد دکن نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کے رُو سے ہفتہ دار مرہٹی اخبار "کیسری" کا داخلہ چھ ماہ کے لئے ریاست کی حدود کے اندر بند کر دیا گیا ہے یہ اخبار پونا سے شائع ہوتا ہے۔ اور کافی بارسوخ ہے۔

گجرات ۱۰ر اگست۔ مسلسل کثرت باراں کی وجہ سے جو ابھی تک جاری ہے۔ دریائے چناب و جہلم میں طغیانی آگئی۔ گجرات کے نزدیک شاہ جہانگیر مزار کا پل ٹوٹ گیا۔ جس سے تمام راستہ مسدود ہو گیا۔ جمال پور کے نزدیک کا بند بھی ٹوٹ گیا ہے۔ اور شہر گجرات میں پانی بہہ رہا ہے۔ ابھی تک کسی قسم کے اتلاف مال و جان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

کراچی ۱۰ر اگست۔ جرمنی کے دو نوخیز سکاؤٹ یہاں پہونچے ہیں۔ جرمنی سے کراچی تک انہوں نے تمام راستہ پا پیادہ طے کیا ہے۔ ان نوجوانوں کے نام ہیلمٹ [illegible] اور ہیرزن برونٹی ہیں۔

لنڈن ۹ر اگست۔ اطالیہ اور حبشہ کے قضیہ کے متعلق فرانس برطانیہ و اطالیہ کے مندوبین میں گفت و شنید کا سلسلہ جمعرات کو بمقام پیرس شروع ہوگا۔

لائل پور ۱۱ر اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ سردار سنت سنگھ صاحب ایم ایل اے نے مسجد شہید گنج اور سنسر شپ وغیرہ کے متعلق اسمبلی میں متعدد سوالات پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔

برلن ۱۰ر اگست۔ مہم نانگا پربت میں بہادری دکھانے پر ہر ہٹلر نے دارجیلنگ کے پانچ جہاز رانوں کو ریڈ کراس میڈل دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ انعام جرمن قونصل جنرل مقیم کلکتہ کے ذریعہ دیا جائے گا۔

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی